سوال

(129)مسئلہ حاضر وناظر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص آیت

فَلا يُظهِرُ عَلىٰ غَيبِهِ أَحَدًا ٢٦ إِلّا مَنِ ارتَضىٰ مِن رَسولٍ --سورة الجن٢٦-27

سے استقلال کرتا ہے کہ انبیاء کو علم غیب ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ رسول حاضر وناظر ہے اور دلیل دیتا ہے ۔ آیت

وَيَكونَ الرَّسولُ عَلَيكُم شَهيدًا --سورة البقرة143

نیز رسولا شاہدا علیکم سے رسول شاہد،

شہید ہیں ۔ شہود بمعنی حضور اور شہادت بمعنی حضور اور شہادت بمعنی رؤیت ہیں ۔ اس کا یہ کہنا کس حد تک درست ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس شخص نے لاتقربوا الصلوۃ پر عمل کیا ہے ۔ وانتم سکاری چھوڑ دیا ہے ۔ آیت لایظہر سے پہلے یہ الفاظ ہیں ۔

قُل إِن أَدري أَقَريبٌ ما توعَدونَ أَم يَجعَلُ لَهُ رَبّي أَمَدًا --سورة الجن25

ترجمہ : ۔ اے محمدؐ ! کہہ دیجئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے دور کی مدت مقرر کرے گا ۔ ‘‘

ان الفاظ کو آیت لایظہر سے ملا کر یہ مطلب ہوا کہ رسول کو کسی بات کا علم ہے اور کسی بات کا پتہ نہیں ۔ پس جتنا خدا نے وحی کر دیا اتنا ہی علم ہے اس سے زیادہ نہیں ۔ اور یہ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے ۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۔

مجیب نے مسئلہ حاضر ناظر میں لاتقربوا الصلوۃ والا طریقہ اختیار کیا ہے ۔ شروع سے الفاظ چھوڑ دیئے ہیں پورے الفاظ یوں ہیں ۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا   --سورۃ البقرۃ 143

ترجمہ :۔ ''اس طرح ہم نے تمہیں بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر شہادت دو اور رسول تم پر شہادت دے۔''

مگر شہادت کے معنی حاضر کے ہوں تو لازم آتا ہے کہ ساری امت حاضر ناظر ہو۔ جس میں ہم بھی شامل ہیں بلکہ لازم آتا ہے کہ ہم حاضر ناظر ہونے میں رسول سے بڑھ جائیں۔ کیونکہ رسول تو صرف ایک اپنی امت پر حاضر ناظر ہے ہم ساری امتوں پر حاضر ناظر ہوں۔ اصل میں یہ لوگ قرآن مجید کا مطلب بیان نہیں کرتے بلکہ اس سے کھیلتے ہیں۔ احادیث اور ان کے مطابق معتبر تفاسیر میں اس آیت کا مطلب صاف لکھا ہے۔ کہ پہلی امتوں اور ان کے پیغمبروں میں نزاع ہوگی۔ پیغمبر کہیں گے: ہم نے پیغام پہنچائے، امتیں انکار کریں گی۔ پیغمبروں سے گواہ طلب کئے جائیں گے وہ اس امت کو پیش کریں گے یہ امت گواہی دے گی کہ واقعی پیغمبروں نے پیغام پہنچائے۔ خدا ان سے سوال کرے گا۔ کہ تم کس طرح گواہی دیتے ہو تم تو بہت بعد پیدا ہوئے یہ کہیں گے: کہ خدایا ہم نے تیرا کلام پڑھا اس میں ایسا ہی لکھا پایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہوگی۔ کہ یا اللہ! یہ جو کچھ کہتے ہیں: ٹھیک ہے واقعی تیرے کلام میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ دیکھئے مطلب صاف ہے۔ حاضر ناظر ہونے کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ حاضر ناظر ہونے کی تردید ہے۔ ورنہ خدا کی طرف سے اعتراض کیوں ہوتا۔ کہ کس طرح گواہی دیتے ہو تم بہت بعد پیدا ہوئے۔ اس آیت کا یہی مطلب مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مترجم قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہے پھر خدا جانے بریلوی عقیدہ کے مولوی کیوں خواہ مخواہ عام لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص223

محدث فتویٰ